سخنان

اَلَآاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (مجادلہ:۲۲)

کردیا اعلان حزب اللہ نے ◆ فتح حاصل ہوگی نصر اللہ سے

گل آیۃ اللہ امام خمینیؒ نے امریکہ کو ''شیطان بزرگ'' کا نام دیا تھا اور آج تمام مسلمانان عالم بلکہ ساری دنیا کے انسانیت دوست افراد امام خمینیؒ کی فکر کو زبان و قلم کی زینت بنائے ہوئے ہیں اور یہ عمل جہاں ایک طرف انسانوں کا ظلم و جور کے خلاف احتجاج ہے وہیں دوسری طرف امام خمینیؒ کو سارے عالم انسانیت کی جانب سے نذرانۂ تحسین اور خراج عقیدت بھی ہے۔

امام خمینیؒ اور ان کے جانباز ساتھیوں نے اہلبیتؑ پیغمبرؐ کے سارے چاہنے والوں بلکہ تمام مسلمانوں کا سر فخر سے اتنا اونچا کردیا کہ آج وہی بلندی یہودیت اور عیسائیت کی دیوانگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ فارسی کی بہت مشہور مثل ہے کہ ''ہر فرعونے راموسیٰ'' چنانچہ امام خمینی نے اپنے وقت کے فراعنہ سے ٹکّر لی اور دشمنان انسانیت کے فکر و عمل کو تمام اسلحاتی اور میڈیائی طاقت کے باوجود شکست فاش دے دی پھر اس تحریک کو ولی امر مسلمین آیۃ اللہ خامنہ ای مدظلہ الشریف نے زندہ اور کامیاب رکھنے میں جو حکیمانہ انداز اپنایا وہ بھی اپنا جواب آپ ہے اور پھر رہبر معظم آیۃ اللہ خامنہ ای کے زیر حمایت جمہوریہ اسلامی ایران کی مسند صدارت کی زینت بننے والے مجاہد کبیر احمدی نژاد نے حسینی کردار کا نمونہ بن کر دنیا کو جانے کتنے درس دے دیئے اور وقت کے یزیدوں کے سامنے تحریر اور تقریر دونوں کے ذریعہ احقاق حق اور ابطال باطل کا کام کر ہی دیا لیکن موجودہ وقت میں سلاح ایمانی سے لیس مختصر سی روحانی سپاہ یعنی حزب اللہ کے شہرۂ آفاق قائد حجۃ الاسلام سید حسن نصر اللہ نے ظاہراً اسرائیل جیسے اسلام دشمن کو اور باطناً امریکہ جیسی بڑی دنیاوی طاقت کو لوہے کے چنے چبوا دیئے جیسا کہ قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب نے اپنی احتجاجی تقریر میں فرمایا تھا کہ ''حزب اللہ جیسی چھوٹی سی مجاہد تنظیم نے خودساختہ سپر پاور سے نبرد آزما ہوکر اور اسرائیل کو شکست دے کر یہ راز سمجھا دیا ہے کہ اگر دنیا کے تمام مسلمان متحد ہوجائیں تو کیا نہیں کرسکتے۔'' اس موقع پر امام راحل قدس سرہ کی بات یاد آتی ہے کہ ''اگر دنیا کے تمام مسلمان ایک ایک بالٹی پانی ڈال دیں تو اسرائیل بہہ جائے۔'' اور اسی بات کو حالات حاضرہ کے تحت دوسرے لفظوں میں ڈاکٹر محمود احمدی نژاد نے فرمایا کہ ''اسرائیل کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دینا ضروری ہے۔''

عالم عرب کے موجودہ ''ہیرو'' سید حسن نصر اللہ نے اسرائیل سے جنگ کے درمیان کبھی اسرائیل کو کمزور کردینے

کی بات کی تو کبھی اسرائیل کو مکڑی کے جالے سے کمزور کہا اور کبھی فرمایا کہ لبنان کو اسرائیل کا قبرستان بنا دیں گے، ان بیانات کو دیکھ کر سید نصر اللہ اور ان کی تنظیم حزب اللہ کی جرأت و ہمت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور یقیناً دنیائے عرب کا مقبول و محبوب، مجاہد، رہنما اپنے قول و فعل کے آئینہ میں کھرا نظر آیا جس نے دنیا پر یہ بات واضح کردی کہ ایک حُسینی کتنی جرأت و طاقت کا مالک ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک عرب ملک کے نائب وزیر اعظم نے نصر اللہ کی تقریریں سن کر اعتراف کیا کہ مشرق وسطیٰ میں اب یہی شخص سب سے زیادہ طاقتور ہے، یہ واحد عرب لیڈر ہے جو اپنے قول کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت رکھتا ہے۔ نصر اللہ نے بڑی پامردی و جوانمردی سے ایمانی قوت کے سہارے باطل طاقتوں سے مقابلہ کیا آخرکار حزب اللہ غالب ہوا اور حزب الشیطان کو ناکامی و نامرادی نصیب ہوئی اور دنیا بھر کے مسلمانوں بلکہ انسانوں کی خوشیوں میں ایران کے سپریم لیڈر اور مسلمانان عالم کے فریادرس آیۃ اللہ خامنہ ای بھی جی بھر کے شریک ہوئے اور موصوف نے فرمایا کہ حزب اللہ کی فتح پوری امت مسلمہ کی فتح ہے اور اسرائیل تو اب ناکامی کے زخم چاٹ رہا ہے۔

انسانیت دشمن امریکہ اور اس کے چاپلوس، ہم نوا، سربراہان ممالک کو چھوڑ کر حُسینیّان لبنان کی حمایت میں ہر مذہب و ملت کے انسانیت دوست لوگ صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے اور سب نے امریکہ اور اسرائیل کی پُرزور مذمت کی لیکن افسوس ہے کہ لکھنؤ اور دیگر مقامات کے کچھ زر پرست علماء چُپّی سادھے ہوئے اپنی ایمانی موت کا قوم کو اعتبار دلا رہے تھے۔

کربلا کا تذکرہ کر کے دولت کمانا آسان ہے لیکن کربلائی ارادوں کو اپنانا اور حسینی مشن کے کام آنا بہت مشکل امر ہے۔ حسینی وہی ہے جو سلطان جابر کے سامنے حق کی بات کر سکے۔ ساحرؔ اجتہادی فرماتے ہیں کہ ؎

کہے جو حاکم جابر کے منہ پہ کلمۂ حق
کسی بھی دین کا ہو وہ مگر حسینؑ کا ہے

پھر وہ کیسے حسینی ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے ظالم و جابر کو غلط کہنے کی ہمت نہیں جُٹا پا رہے ہیں۔

حُسینیوں کا فرض منصبی ہی ہے، ظلم کی مخالفت اور مظلومین و مستضعفین کی نصرت و ہمدردی اور اسی مقصد کے تحت تو حسینی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

مٹا دو ظلم جہاں بھی کہیں نظر آئے
مرے خیال میں یہ بھی ہے انتقام حسینؑ

کاش، مُنتقم خونِ امامِ حسینؑ کے ظہور کی دعا کرنے والے اس رمز سے واقف ہو جاتے۔

(ادارہ)